Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم پنجشنبہ ★ ۶ شعبان ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۳۱ امان ۱۳۳۴ ہش ★ ۳۱ مارچ ۱۹۵۵ء | نمبر ۷۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

گذشتہ رات بے چینی میں گذری۔ کل صبح حضور تھکاوٹ محسوس کرتے رہے

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۳۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے کل رات جو تار موصول ہوئی وہ درج ذیل ہے۔

کراچی ۲۹ مارچ گیارہ بجے قبل دوپہر (بذریعہ تار)

حضور کی طبیعت کل دن کے وقت اچھی رہی مگر رات بے چینی میں گذری۔ آج صبح حضور تھکاوٹ محسوس کر رہے ہیں۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جنوبی ویٹ نام کے وزیر اعظم کی کوٹھی پر نجی فوجوں کی گولہ باری

سیگاؤن ۳۰ مارچ۔ جنوبی ویٹ نام کے دارالحکومت سیگاؤں میں تین مخالف پارٹیوں کی نجی فوجوں نے کل رات بارہ بجے سے پولیس کے ہیڈ کوارٹر اور وزیر اعظم نگو ڈین ڈیم کی کوٹھی پر بھاری توپوں سے گولہ باری شروع کر دی۔ کل شام ان فوجوں نے شہر کی ناکہ بندی کر کے اسے ملک کے زرخیز علاقے سے منقطع کر دیا تھا۔ تاکہ شہر میں خوراک وغیرہ کافی مقدار میں نہ پہنچ سکے۔ محاصرہ کے چند گھنٹے بعد ہی ان فوجوں نے گولہ باری شروع کر دی۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ گولہ باری اور مشین گنوں کی آوازیں سارے شہر میں سنی جا سکتی تھی۔ شہر کے مغربی حصے میں جہاں گولہ باری ہو رہی تھی۔ سرکاری فوجیں بڑی تیزی سے موقعہ پر پہنچ گئیں۔ گولہ باری قریباً ۲۵ منٹ جاری رہی۔ اس کی وجہ سے کئی آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اور کئی مکان تباہ ہو گئے۔ وزیر اعظم نے کابینہ کو دوبارہ مرتب کرنے کا مطالبہ مان لیا تھا۔ لیکن اب مخالف جماعتیں اور ان کی افواج وزیر اعظم سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کر رہی ہیں ان مخالف پارٹیوں کے حامی وزیروں نے جن کی تعداد آٹھ ہے وزیر اعظم کو اپنے استعفے پیش کر دیئے ہیں

۱۰ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کی اشیاء

واشنگٹن ۳۰ مارچ۔ کل رات امریکی وزیر زراعت نے اعلان کیا کہ امریکہ اس سال دس کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کی کھانے پینے کی اشیاء پاکستان پیرو اور چلی کے ہاتھ فروخت کریگا علاوہ ازیں قریباً اتنی ہی رقوم کی اشیاء اس نے بعض اور ممالک کے ہاتھ بھی فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایٹم کو پر امن مقاصد کیلئے استعمال کرنیکی تربیت

ماسکو ۳۰ مارچ۔ حکومت روس نے غیر ترقی یافتہ ملکوں کے طبیعات کے طلبہ کو پیشکش کی ہے کہ اگر وہ ایٹمی طاقت کے پر امن استعمال کی تربیت حاصل کرنا چاہیں۔ تو وہ روسی یونیورسٹیوں میں داخلے سکتے ہیں۔ انہیں اس تربیت کے سلسلے میں خاص سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔

مصری وزیر مملکت کی ڈھاکہ سے روانگی

ڈھاکہ ۳۰ مارچ۔ مصر کے وزیر مملکت کرنل انور سعادت جو پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے تھے۔ ڈھاکہ میں دو روز قیام کرنے کے بعد کل یہاں سے روانہ ہو گئے۔

سلامتی کونسل میں اتفاق رائے سے اسرائیلی حملے کی مذمت

نیویارک ۳۰ مارچ۔ سلامتی کونسل نے اتفاق رائے سے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں غازہ کے علاقے میں مصری چوکی پر اسرائیل کے حملے کی مذمت کی گئی ہے۔ یہ قرارداد برطانیہ فرانس اور امریکہ کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ جو انہوں نے عارضی صلح کے مشترکہ کمیشن کی رپورٹ کی بنیاد پر مرتب کی تھی۔ کمیشن نے اپنی رپورٹ میں اس حملے کا اسرائیل کو ذمہ دار ٹھہرایا تھا۔ کل رات سلامتی کونسل کے اجلاس میں جب اس قرارداد پر بحث ہوئی تو برطانوی نمائندے نے کہا کمیشن نے رپورٹ میں جو حقائق پیش کئے ہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیلی فوجوں نے مصری علاقے میں داخل ہو کر حملہ کیا۔ اور اس حملے میں ۲۹ مصری ہلاک ہوئے اس لحاظ سے اس حادثے کی ذمہ داری اسرائیل پر عائد ہوتی ہے۔ فرانسیسی نمائندے نے بھی اپنی تقریر میں اس حملے کی مذمت کی اور کہا کہ یہ امر انتہائی طور پر قابل افسوس ہے کہ اسرائیل کے سب سے بڑے حاکم کو اس حملے کا پہلے سے علم تھا۔

سوڈان کے نئے گورنر جنرل

خرطوم ۳۰ مارچ۔ سوڈان کے نئے گورنر جنرل اپنے عہدے کا چارج لینے کے لئے کل قاہرہ سے خرطوم پہنچ گئے۔

آسٹریا کی کابینہ نے روسی دعوت منظور کرنے کا فیصلہ کر لیا

لندن ۳۰ مارچ۔ آسٹریا کی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ چانسلر مسٹر راب کو حکومت روس کی طرف سے ماسکو آنے کی جو دعوت موصول ہوئی ہے اسے وہ منظور کر لیں۔ یہ دعوت آسٹریا کے معاہدے پر بات چیت کرنے کے لئے دی گئی ہے۔ اس ملاقات میں آسٹریا کے چار طاقتوں کا قبضہ اٹھانے کے بارہ میں گفت و شنید کی جائے گی۔

۱۵ ماؤ ماؤ لیڈروں کی زمینیں ضبط

نیروبی ۳۰ مارچ۔ حکومت کینیا نے ماؤ ماؤ تحریک کے سات لیڈروں کی زمینیں ضبط کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس لمیٹڈ ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۵ء

اسلامی روح کی ضرورت

الفضل کے ان کالموں میں کل ہم نے فلپائن کے مسلمانوں کے حالات اسی ملک کی ایک مسلم ایسوسی ایشن کے سیکرٹری کی طرف سے پیش کئے تھے۔ ان حالات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فلپائن کے مسلمانوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ اور عیسائیوں کے مقابلہ میں ان کی وہی حالت ہے۔ جو امریکہ اور یورپ کے ممالک میں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان ممالک میں مسلمان صرف نام کے مسلمان ہیں۔ ورنہ ان کی معاشرت گومگو کی حالت میں ہے۔ جیسے کہ اس مضمون میں فلپائن کے مسلمانوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ وہ اکثر دو نام رکھتے ہیں۔ اور اکثر مسلمان کہلانے سے شرماتے ہیں۔ یہی حال نہ صرف یورپین ممالک کے رہنے والے مسلمانوں کا ہے۔ بلکہ اس کا اثر خالص اسلامی ممالک تک بھی پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ پہلی عالمگیر جنگ کے بعد ترکوں نے بالکل یورپین معاشرت اختیار کر لی۔ اور اپنے آپ کو ایشیائی نہیں بلکہ یورپین کہلانا پسند کیا اور اسلام سے بھی انکار کر بیٹھے۔

ترکوں کے لئے اس وقت زندگی اور موت کا سوال تھا۔ اور چونکہ اہل یورپ ایشیائیوں کو غیر مہذب اقوام خیال کرتے تھے۔ اور ان سے ہر وحشیانہ سلوک جائز سمجھتے تھے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے ایشیائی اور مسلمان ہونے سے انکار کر دیا ملک میں بزعم خود بہت سی اصلاحات ایسی کیں۔ جس سے قدیم اسلامی معاشرت کا نام و نشان مٹا دیا۔ ترکوں نے ایسا اس خیال سے بھی کیا کہ انہیں جنگ کے دوران میں برطانیہ وغیرہ ممالک کی چالوں سے عرب ممالک کا ترکوں کے خلاف ہو جانا بھی سخت ناگوار گزرا۔ اور ان کے دلوں میں عرب ممالک کے خلاف یہ جذبات اب تک بھی کسی حد تک چلے آتے ہیں۔

یہ تو ایک سانحہ تھا جس نے ایک مسلمان قوم کی قوم کو اسلامی معاشرت سے نفور بنا دیا اور انہوں نے انقلابی طور پر یورپینوں کے طور طریق اختیار کر لئے۔ لیکن یورپی تہذیب کا اثر آہستہ آہستہ تمام اسلامی ممالک میں نفوذ کرتا چلا جا رہا ہے۔ اور مسلمان عیسائیوں کی بظاہر بہتر معاشی و معاشرتی حالت دیکھ کر سخت گومگو کے عالم میں ہیں۔ اور وہ سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ ان کی پست حالت اسلام کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے جاہلی رسومات کو اپنا لیا ہوا ہے۔ اور اگرچہ اسلام کی روح سے بالکل مبرا ہو چکے ہوئے ہیں۔ مگر بعض باتوں کو اسلامی رسومات سمجھ کر انہی کو سارا اسلام سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور جب ان رسومات کی وجہ سے غیر اقوام ان پر نکتہ چینی کرتی ہیں۔ تو وہ اسلام ہی کو اپنی بری حالت کا سبب قرار دیتے ہیں۔ اور مسلمان کہلانے سے شرمانے لگتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایسی حالت صرف فلپائن کے مسلمانوں ہی کی نہیں ہے۔ اور نہ صرف ان ممالک کے مسلمانوں کی ہے۔ جہاں یورپین اقوام کا دور دورہ ہے۔ اگرچہ ان ممالک میں یہ حالت زیادہ نمایاں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے تمام دنیا کے مسلمانوں کی حالت اب ایسی ہی گومگو کی سی ہو رہی ہے۔

اگرچہ تمام مسلمانان عالم کی یہ حالت نہایت درد انگیز ہے۔ مگر اسلام ایک زندہ دین ہے۔ قرآن کریم ایک زندہ کتاب اور اس کے رسول سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول ہیں۔ آپ کا اسوہ حسنہ موجود ہے۔ اور قیامت تک موجود رہے گا۔ اس لئے یہ تو خوف ہی نہیں۔ کہ اسلام دنیا سے مٹ جائے گا۔ مگر یہ اندیشہ ضرور ہے کہ مسلمان اقوام نے اگر اپنے آپ میں صحیح اسلامی روح پیدا نہ کی۔ تو وہ جلد ہی مغربی تحریکوں کے شکار ہو جائیں گے۔ اور وہ ممالک جو کبھی اسلام کے مراکز سمجھے جاتے تھے۔ ان تحریکوں کی جولانگاہ بن جائیں گے جیسا کہ وسط ایشیا کے اسلامی ممالک کا آج حال ہو چکا ہے۔ چنانچہ بخارا جو کبھی اسلام کا عظیم مرکز تھا۔ آج اشتراکیت کا مرکز بن چکا ہے۔

رزق اصطفاؑ

ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے احباب کرام کی خدمت میں امانت خاص کے فارم ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن کے ذریعہ احباب کو امانت خاص کے تحت اپنا پس انداز کیا ہوا روپیہ مرکز میں جمع کرانے کی تحریک کی گئی ہے۔ احباب کرام کو اس تحریک کی اہمیت سمجھنے اور اپنے اموال کو خدمت اسلام کے لئے بے دریغ پیش کرنے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے اس لئے کہ اس مد کے تحت مرکز میں جمع کرایا ہوا روپیہ نہ صرف یہ کہ محفوظ رہے گا۔ بلکہ انہیں اس کی وجہ سے خدمت اسلام کا شرف بھی ملے گا۔ اور ان کا روپیہ ایک طرح سے خود ان کے اپنے تصرف میں رہنے کے باوجود اسلام اور سلسلے کے کام آکر ان کے لئے حصول ثواب اور اجر عظیم کا بھی موجب ثابت ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"اصل بات یہ ہے کہ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلا کے طور پر دوسرے اصطفاؑ کے طور پر۔ رزق ابتلا کے طور پر تو وہ رزق ہے۔ جس کو اللہ سے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔ بلکہ یہ رزق انسان کو بنانے خدا دور ڈالتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کر کے فرمایا ہے۔ لا تلھکم اموالکم تمہارے مال تم کو ہلاک نہ کر دیں۔ اور رزق اصطفاؑ کے طور پر وہ ہوتا ہے جو خدا کے لئے ہو ایسے لوگ کا متولی خدا ہو جاتا ہے۔ اور جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے۔ وہ اس کو خدا ہی کا سمجھتے ہیں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتے ہیں۔ صحابہؓ کی حالت کو دیکھو جب امتحان کا وقت آیا۔ تو جو کچھ کسی کے پاس تھا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔" (الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ پرچہ ۲۳ جون ۱۸۹۹ء)

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "امانت خاص" کی تحریک فرما کر جماعت پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ اس لئے کہ اس تحریک کے تحت اپنا پس انداز کیا ہوا روپیہ جمع کرا کر ہم بفضلہ تعالیٰ اس یقین پر قائم ہو سکتے ہیں۔ کہ ہمارا مال رزق اصطفاؑ کی ذیل میں آتا ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے نام پر محفوظ رہنے کے باوجود سلسلہ کے کام آ رہا ہے۔ اس یقین کا میسر آ جانا کہ ہمارا کمایا ہوا روپیہ بھی ہمارے لئے ابتلا کا موجب نہیں ہوگا۔ ایک بہت بڑا انعام ہے۔ اور جس کا حصول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "امانت خاص" کی تحریک فرما کر ہمارے لئے نہایت درجہ آسان کر دیا ہے۔ پس ہم میں سے ہر صاحب استطاعت دوست کو ناظر صاحب بیت المال کے ارسال کردہ فارم پر کرنے کے بعد اپنا پس انداز کیا ہوا روپیہ فوراً "جناب افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام ارسال کر کے اس یقین پر قائم ہو جانا چاہیئے۔ کہ وہ لا تلھکم اموالکم کی قرآنی تہدید کے تحت نہیں آتا۔ اس لئے کہ اس کا روپیہ "امانت خاص" میں جمع ہونے کے باعث حتمی طور پر رزق اصطفاؑ کی ذیل میں آ چکا ہے۔ اور جب تک وہاں جمع رہ کر خدا کے دین کے کام آتا رہے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں رزق اصطفاؑ ہی شمار ہوتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے اور اپنے اموال کو "امانت خاص" کے تحت مرکز میں جمع کرانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مہتمم مال و زعماء صاحبان انصار مطلع رہیں۔

بغیر رسید بک مطبوعہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے ہرگز کسی سے چندہ وصول نہ کیا جانا چاہیئے۔ اگر کسی کے پاس رسید بک نہ ہو۔ یا پہلی رسید بک ختم ہو چکی ہو۔ تو دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ سے لکھ کر منگوا لیں۔

زعماء صاحبان انصار کا فرض ہے۔ کہ ختم شدہ رسید بکوں کی پڑتال کر کے اس تسلی کے بعد کہ جو چندہ ان رسید بکوں کے ذریعہ وصول کیا گیا ہے۔ وہ مرکز کے حصہ کا مرکز میں بھجوایا جا چکا ہے۔ اور مقامی ضروریات کے حصہ کا چندہ جو وضع کیا گیا ہے۔ اس کا باقاعدہ اندراج رجسٹر میں ہو چکا ہے۔ اس پڑتال کے بعد ختم شدہ رسید بکیں ۱۵ اپریل ۱۹۵۵ء تک دفتر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ میں اپنی رپورٹ کے ساتھ داخل کرا دیں۔

۱۵ اپریل ۱۹۵۵ء کے بعد مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے نمائندہ کی پڑتال پر سب ختم شدہ رسید بکوں کا مرکز میں نہ پہنچنا قابل اعتراض ہوگا۔ جس کے جواب دہ زعماء اور مہتمم صاحبان مال ہوں گے۔

(نائب صدر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ)

— فکر و نظر —

— خورشید احمد —

قول و فعل میں یہ تضاد!—

روزنامہ نوائے پاکستان نے حال ہی میں ایک تبلیغ نمبر شائع کیا ہے۔ اس نمبر کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے:

"دورِ حاضر میں عوام الناس میں بالعموم اور نوجوان طبقہ میں بالخصوص دین سے بیزاری اور لاپروائی کے رجحانات ترقی پذیر ہیں اس لئے ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ حقائق دین کی تبلیغ کی طرف خاص توجہات مبذول کی جائیں۔"

(نوائے پاکستان ۱۹ مارچ)

لیکن "دین سے بیزاری اور لاپروائی" کی آخر وجہ کیا ہے؟ کیا اس پر بھی کبھی معاصر نے غور کیا؟ ہم سے پوچھئے تو اس کی بڑی وجہ وہ تضاد ہے۔ جو ہمارے ہاں اکثر قول و فعل میں پایا جاتا ہے۔ اور جس کی ایک جھلک "نوائے پاکستان" کے اسی پرچے میں نظر آسکتی ہے جس میں تبلیغ نمبر کا اعلان کیا گیا۔ مثلاً اس کے صفحہ ۴ پر تو بڑے اہتمام سے تبلیغ نمبر کا اعلان ہے۔ اور صفحہ ۶ پر یہی اخبار اپنے قارئین کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ

"خواجہ آرٹ پکچرز لمیٹڈ کی پہلی پیشکش سیستان ... کی فلمبندی کے ابتدائی انتظامات نہایت احتیاط کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ تمام گانوں کی صدا بندی ہو چکی ہے۔ سیستان کے نمایاں اداکاروں میں اجمل۔ جی ایم بٹ سلیم رضا وغیرہ کے علاوہ متعدد حسین نئے چہرے پیش کئے جا رہے ہیں۔"

گویا "نوائے پاکستان" بیک وقت نوجوان طبقہ سے "دین سے بیزاری اور لاپروائی کے رجحانات" کو بھی ختم کرنا چاہتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ انہیں فلمی دنیا کے "متعدد حسین نئے چہرے" دیکھنے کی بھی دعوت دیتا ہے۔

حضرت مسیح ہندوستان میں —

ہفت روزہ چٹان لاہور کے ایک مضمون بعنوان "میکسیکو کی کہانی" میں سے چند سطور:

(وہاں کے لوگ) "جب مذہب کی طرف آتے ہیں تو روحانی ارتقاء کے لئے ایسی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ انگریزی یا دیگر زبانوں میں انہیں ایسی کوئی کتاب نہیں ملتی۔ جو اسلام کا نقطۂ نظر پیش کر سکے۔ پھر یہاں یوگی ازم کا بڑا چرچا ہے۔ اس پر بے شمار لٹریچر آسانی سے دستیاب ہو جاتا ہے۔ یہاں یوگی ازم کے پرچار کے لئے ایک سوسائٹی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ ہے۔ اور پھر مشہور و معروف تھیوسوفیکل سوسائٹی ہے۔ یہ سب ادارے روحانی ارتقاء کے لئے ہندو اور بدھ مت کے بنائے ہوئے طریقوں کا پرچار کرتے ہیں۔

اور سب سے عجیب بات جو میں نے یہاں سنی وہ یہ تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان بھی گئے تھے!"

(چٹان ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء)

اس بیان سے دو باتیں ظاہر ہیں۔ اول یہ کہ بیرونی ممالک میں اسلامی لٹریچر کی صریحاً کمی ہے! اس کمی کو بہرحال جماعت احمدیہ ہی اپنی قربانی اور سعی کی رفتار کو تیز سے تیز تر کر کے پورا کر سکتی ہے۔ مسلمانوں کے دیگر اداروں اور جماعتوں کو تو افسوس ہے۔ کہ سیاسی جوڑ توڑ یا باہمی کشمکش سے اتنی فرصت ہی نہیں۔ کہ وہ اس مقدس کام کی طرف توجہ دے سکیں۔

دوسری بات جو اس بیان سے ظاہر ہے وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے پیش فرمودہ اس نظریہ کی قبولیت ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہندوستان تشریف لائے تھے۔

مضمون نگار صاحب تو میکسیکو کے بعض لوگوں سے یہ نظریہ سنکر اسے ایک "عجیب بات" قرار دیتے ہیں۔ لیکن عنقریب انشاء اللہ وہ وقت بھی آجائے گا۔ جبکہ پوری دنیا اس خیال کی قائل ہو کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے پیش فرمودہ اس انکشاف کو (جسے انہوں نے عقلی و نقلی دلائل سے ثابت فرمایا) صحیح تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی کہ

"حضرت مسیح نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر کہ یہودیوں کے دس گمشدہ فرقے ہندوستان کی طرف آگئے ہیں۔ ان ملکوں کی طرف قصد کیا... ...... وہ اس ملک ہندوستان میں تشریف لائے۔ اور جا بجا انہوں نے وعظ بھی کئے"

(مسیح ہندوستان میں مصنفہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)

بلا تبصرہ —

"جماعت اسلامی کوئی نہ کوئی مہم ہمیشہ جاری رکھتی ہے۔ اور اس کی ہر مہم میں ایک لازمی پروگرام یہ ہوتا ہے۔ کہ اخبارات کے نام خطوط کی بھرمار کر دی جائے۔ یہ خطوط دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اول وہ جن میں اس مہم کی تائید میں جلسوں اور قراردادوں کی روئیداد ہوتی ہے۔ دوسرے وہ خطوط جن میں اخبارات کے ایڈیٹروں پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس مہم کی تائید کریں۔ لاہور کے کسی اخبار کے ایڈیٹر سے امر کی تصدیق کی جا سکتی ہے کہ دوسری قسم کے خطوط کا لب و لہجہ عام طور پر نا ملائم اور غیر شائستہ ہوتا ہے مگر ایک بات دونوں قسم کے خطوط میں مشترک ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ بیشتر خطوط جعلی ہوتے ہیں۔ ایک ہی آدمی بیٹھ کر آٹھ دس خط لکھ دیتا ہے۔ اور ان پر مختلف نام و پتے لکھ کر ڈاک میں ڈال دیتا ہے۔ آج کل بھی جماعت اسلامی ایک مہم چلا رہی ہے اور ہمیں ہر روز ایسے خطوط موصول ہوتے ہیں جن میں یہی ٹکنیک برتی جاتی ہے.... بظاہر ایسے خطوط کا مقصد اخبارات (اور حکومت) کو مرعوب و متاثر کرنا ہے۔ مگر اس جعل سازی سے الٹا اثر مرتب ہوتا ہے.. ...معاونت کے ساتھ "اسلامی" کھیل کے بعد تو یہ چار سو بیس اور زیادہ قبیح نظر آتی ہے۔"

(نوائے وقت ۲۵ مارچ ۱۹۵۵ء)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لئن شکرتم لازیدنکم

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ سچی خوشحالی سچی راحت دنیا اور دنیا کی چیزوں میں ہرگز نہیں ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ دنیا کے تمام شعبے دیکھ کر بھی انسان سچا اور دائمی سرور حاصل نہیں کر سکتا۔ تم دیکھتے ہو کہ دولتمند زیادہ مال و دولت رکھنے والے ہر وقت خستہ حال رہتے ہیں۔ مگر ان کی حالت جرب یعنی خارش کے مریض کی سی ہوتی ہے۔ جس کو کھجلانے سے راحت ملتی ہے۔ لیکن اس خارش کا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے یہی کہ خون نکل آتا ہے۔ پس ان دنیوی عارضی کامیابیوں پر اس قدر خوش مت ہو۔ کہ حقیقی کامیابی سے دور چلے جاؤ۔ بلکہ ان کامیابیوں کو خدا شناسی کا ایک ذریعہ قرار دو۔ اپنی ہمت اور کوشش پر ناز مت کرو۔ اور مت سمجھو کہ یہ کامیابی ہماری کسی قابلیت اور محنت کا نتیجہ ہے۔ بلکہ یہ سوچو کہ اس رحیم خدا نے جو کبھی کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا ہے۔ ہماری محنت کو بارآور کیا۔ ورنہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ بہت سے طالب علم [illegible] امتحانوں میں فیل ہوتے ہیں۔ کیا وہ سب کے سب محنت نہ کرنے والے اور بالکل غبی اور بلید ہی ہوتے ہیں؟ نہیں بلکہ ایسے ذکی اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ کہ پاس ہونے والوں میں سے اکثر کے مقابلہ میں ہوشیار ہوتے ہیں (اس لئے واجب اور ضروری ہے۔ کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی۔ اور ایمان میں ترقی ہوگی۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے۔ تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ اور اگر کفران نعمت کرو گے تو یاد رکھو عذاب سخت میں گرفتار ہو گے"۔

(ملفوظات)

اجلاس ممبران سٹار ہوزری ورکس

جلسہ سالانہ کے ایام میں ڈائرکٹران سٹار ہوزری ورکس کا اجلاس ہوا تھا جس میں یہ طے پایا تھا۔ کہ سٹار ہوزری ورکس کے حسابات آڈٹ کرانے اور انہیں چیک کرنے کی غرض سے جملہ ممبران کا ایک عام اجلاس شاورت کے موقعہ پر منعقد کیا جائے۔ چنانچہ یہ اجلاس مورخہ ۷ اپریل کو بعد نماز عشاء دفتر جائداد میں منعقد ہوگا۔ جس کے لئے جملہ ممبران سے درخواست ہے۔ کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری سٹار ہوزری ورکس ربوہ۔ ناظم جائداد)

حضرت مسیح موعودؑ کی دُعا اور میری موت کے چنگل سے نجات

(از حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

سنہ ۱۹۰۲ء کے اپریل کے اواخر یا مئی کے ابتداء میں قادیان میں طاعون پھر پھوٹ پڑی۔ قصبہ کے اندرونی حصہ میں وارداتیں شروع ہو گئیں۔ حضور کی طرف سے ہدایت تھی، کہ اپنی جماعت کے لوگ اس طرف جانے سے پرہیز کریں۔ ہمارے بعض دوست جو اس علاقہ کے اندر کرایہ کے مکانوں میں بستے تھے۔ انہوں نے نقل مکانی شروع کر دی۔ مکرمی ماسٹر مامون خان صاحب جو ہمارے سکول میں ڈرل ماسٹر تھے وہ بھی اس حصہ میں مکین تھے انہوں نے بھی مکان تبدیل کیا۔ ان کے سامان وغیرہ کے اٹھانے کے لئے میں بھی چند طلباء کو ساتھ لیکر گیا۔ ان کے سامان میں پاتھیاں اور اپلے بھی تھے۔ جن کو میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کے ایندھن خانہ سے نکال کر چادر میں باندھا اور سر پر اٹھا کر ان کے دوسرے مکان میں لے گیا۔ جہاں کہ وہ جا کر نئے طور پر فروکش ہوئے۔ یہ واقعہ جمعرات کو ہوا۔ دوسرا دن جمعہ کا تھا۔ اور اس دن سٹاف کے بعض ممبر خاص کر بورڈنگ ہاؤس والے اور بورڈرز باغ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم رضی کے کنوئیں پر جا کر نہاتے دھوتے تھے۔ میں بھی جمعہ کی طیاری کے لئے وہاں حسب معمول گیا۔ لیکن صبح سے ہی مجھے دائیں بن ران میں گلا ہے گلا ہے خفیف سی ٹیس اٹھنی شروع ہوئی۔ ابتدا میں میں نے کوئی زیادہ توجہ نہ دی۔ یہی خیال کیا کہ فٹ بال وغیرہ میں دوڑنے کی وجہ سے کوئی پٹھہ چڑھ گیا ہے۔ لہٰذا میں نہانے دھونے میں مصروف رہا۔ مگر وہ ٹیس لحظ بلحظ بڑھتی جا رہی تھی۔ میرے دل میں وسوسے اٹھنے شروع ہو چکے تھے کیونکہ قصبہ میں وارداتیں ہو رہی تھیں۔ مجھے شبہ ہوا۔ کہ مجھے طاعون ہو گئی ہے۔ ہلکا سا بخار بھی محسوس ہونا شروع ہو گیا۔ گیارہ ساڑھے گیارہ بجے کے قریب باغ سے واپس آ کر بورڈنگ ہاؤس میں کھانا کھایا۔ اور جمعہ کے لئے مسجد مبارک میں آخری قطار میں بیٹھ گیا۔ کیونکہ ان دنوں طاعون کی وجہ سے جمعہ صرف مسجد مبارک میں ہوتا تھا۔ آخری قطار میں بائیں طرف کو ایک کھڑکی تھی۔ جو اس حصہ پر کھلتی تھی۔ جس کو فراس کہتے تھے۔ اور بعد میں دفتر محاسب اس میں بن گیا تھا۔ سنتیں میں کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکتا تھا۔ وہ بیٹھے بیٹھے ہی میں نے ادا کیں۔ بخار تیز ہونا شروع ہوا۔ اسی حالت میں خطبہ اور نماز جمعہ کے دو فرض ادا کرنے ہی میں بورڈنگ ہاؤس کو لوٹا۔ بخار کی شدت کی وجہ سے میں سنتیں بھی اشارہ سے ادا کر سکا۔ اتنے میں بورڈر اور اساتذہ بھی نماز سے فارغ ہو کر واپس آئے۔ تو میں نے حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب سے جو ان دنوں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ اور میں ان کا اسسٹنٹ تھا۔ کہا کہ مجھ سے بورڈنگ ہاؤس کا چارج لے لیا جائے۔ کیونکہ طاعون ہو گیا ہے۔ انہوں نے ہنستے ہوئے کہا کہ مجھے وہم ہو گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے چارج لینے کی طرف توجہ نہ دی۔ چونکہ بخار تیز ہو رہا تھا، جس کی وجہ سے مجھے غنودگی بھی تھی۔ چند دوستوں نے دبانا شروع کر دیا۔ اور غالباً بخار کی دوائی ڈاکٹر عبداللہ صاحب نے دی۔ جو ان دنوں بورڈنگ ہاؤس میں ہسپتال کے انچارج تھے۔ اور ان کا ہسپتال بورڈنگ ہاؤس کے اسی کمرہ میں تھا۔ جس میں میں اور چند بورڈر رہتے تھے۔ جگہ کی قلت تھی۔ ان طالب علموں میں عبدالرؤف ہزاروی مرحوم بھی تھے۔ ان کے مجھ سے بڑے گہرے تعلقات تھے۔ ان کی پرورش وغیرہ کے اخراجات حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کرتے تھے۔ وہ نہایت آزاد رو۔ اتنے کہ آوارگی کی حد تک پہنچے ہوئے مگر اندرونی خوبیوں کے مالک تھے۔ اور نہایت ذہین۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کی وفات کے بعد وہ اپنے ملک ہزارہ میں چلے گئے تھے۔ اور تبلیغ کا شوق ان کو جنون کی حد تک پہنچ چکا تھا۔ پیدل سفر کرتے بھوکے اور پیاسے رہتے۔ مگر تبلیغ میں انتھک تھے۔ چنانچہ ان کی وفات اس طرح ہوئی کہ ان کو سل کا مرض ہو گیا۔ مگر انہوں نے اپنی بیماری کی بھی کبھی پروا نہ کی۔ ہاں جب کبھی قادیان میں آتے۔ تو پھر اپنے پرانے طریق اختیار کر لیتے۔ اور اگر کوئی توجہ دلاتا تو کہتے۔ کہ ماں باپ کے گھر میں بچے آزاد رہتے ہیں۔ یہ بھی ان کے اخلاص کا پتہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ میرے دبانے والوں میں جو شاید وہ بہت قریب تھے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ بھائی عبدالرحیم صاحب نے تو میری بات کی طرف توجہ نہیں دی۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ مجھے طاعون ہو چکا ہے۔ اس لئے مجھے بورڈنگ ہاؤس سے نکال کر فوری طور پر کسی کھلی ہموار جگہ میں قصبہ کے باہر پہنچا دیا جائے۔ مگر ساتھ ہی میں نے کہا۔ کہ صحت و عافیت۔ ان دو لفظوں میں القا ہوا ہے۔ اس لئے فکر کی بات نہیں۔ اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ کیا انتظام کیا گیا۔ صرف مجھے کہا گیا۔ کہ تمہیں اٹھا کر لے چلتے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ نہیں میں خود چل کر جاتا ہوں۔ چنانچہ بورڈنگ ہاؤس کے مشرقی جانب ڈھاب کے پرے کھیتوں میں کچھ چھولداریاں لگائی گئیں۔ ایک چھولداری میں میری چارپائی ڈالی گئی۔ اور دوسری چھولداریاں میری چھولداری سے کچھ ہٹ کر دوسرے چار دوستوں کے لئے تھیں۔ جن کو میری

نگرانی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مقرر کیا گیا۔ ان میں حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب حضرت مولوی غلام محمد صاحب بی۔اے مرحوم مبلغ مارشس۔ مکرمی چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے اور مکرمی ڈاکٹر گوہر الدین صاحب تھے۔ سوائے حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب کے باقی ہر سہ دوست ان دنوں طالب علم تھے۔ اور بورڈر رہتے تھے۔ اور بھائی صاحب بورڈنگ ہاؤس کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ ان کے علاوہ مکرمی ڈاکٹر شیخ محمد عبداللہ صاحب کو علاج معالجہ کے لئے متعین کر دیا گیا۔ دوائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ سے بنا کر بھیجا کرتے تھے۔ اور کسٹر آئیل کا ایک پیالہ۔ ڈاکٹر صاحب میرا ٹمپریچر وغیرہ لیکر حضور کو دن میں متعدد بار اطلاع دیتے تھے۔ اور ایسے ہی دیگر تیمارداروں کو بھی ہدایت تھی۔ کہ حضورؑ کو تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد اطلاع دیتے رہیں۔ زیادہ تر اطلاع مکرمی چودھری فتح محمد صاحب پہنچایا کرتے تھے۔ یہ مجھے انہی دوستوں کی زبانی معلوم ہوتا رہتا تھا۔ جبکہ کبھی غنودگی سے افاقہ ہوتا۔ مگر یہ تھوڑے وقفہ کے لئے ہوتا تھا۔ بخار کی شدت اور سرسام کی یہ حالت تھی۔ کہ میں چارپائی سے اٹھ کر بھاگتا۔ اور گر پڑتا۔ گرنے کی آواز دوستوں کے کانوں میں پڑتی۔ تو وہ مجھے پھر اٹھا کر چارپائی پر ڈال دیتے۔ ادھر وہ ڈال کر جاتے۔ اُدھر دوبارہ دھڑام کی آواز سے ان کو پھر سے اٹھانا پڑتا۔ یہ حالت کئی روز رہی۔ صحیح اب یاد نہیں۔ مجھے اب بھی اپنے ان عزیز دوستوں کی قربانی اور ہمدردی نہیں بھولتی۔ ایسے وقت میں جبکہ اس قسم کے مریض کے سایہ سے لوگ بھاگتے ہیں۔ میں بعض دفعہ دیکھتا کہ حافظ مولوی غلام محمد صاحب بی۔اے مرحوم میرے منہ کے پاس اپنا منہ کر کے شفا کے لئے دعائیں کرتے اور پڑھ پڑھ کر پھونکتے۔ صرف چند لحظے کے لئے نہیں ایک لمبا عرصہ اسی طرح مصروف پاتا جبکہ غنودگی کم ہوتی۔ اور ساتھ ہی نمک کے گرم ڈلے سے میری بن ران کی گلٹیوں کو سینک دیتے۔ اس بخار کے جوش میں مجھے ہاتھی بھینسے حملہ کرتے دکھائی دیتے۔ یا پھر سیلاب جوشوں پر نظر آتا۔ جس میں ڈوب رہا ہوتا۔ کئی دن کے بعد ایک دن مکرمی ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب نے میرا ٹمپریچر لیا۔ تو اس وقت مجھے کافی ہوش تھا۔ بلکہ میرا خیال تھا۔ کہ بخار اتر گیا ہے۔ اور میں صحت محسوس کرتا تھا۔ صرف گلٹیوں کی درد باقی تھی۔ مگر وہ بھی خفیف۔ انہوں نے باہر دوستوں کو کہا۔ کہ ۱۰۴ یا ۱۰۵ ہے اور سر ہلایا۔ گویا ابھی میں خطرے سے باہر نہیں۔ مگر میں ایسا محسوس کر رہا تھا، کہ اب گویا بخار بالکل اتر چکا ہے۔ اور میں ہنستا۔ تاہم چند دن تک یہ ظاہری عوارض ختم ہو گئے۔ اور میں نے حضورؑ کی خدمت میں زبانی کہلا بھیجا کہ اگر میں خود چل کر جس طرح قصبہ کے باہر چلا گیا تھا۔ اسی طرح واپس آ جاؤں۔ تو کیا حضورؑ کی طرف سے اجازت ہے۔ تو مجھے دوستوں نے بتلایا۔ کہ حضورؑ نے ہنس کر اجازت دیدی۔

میرے ساتھ یہ خاص سلوک اور مہربانی اور توجہ وہ تو اللہ کا فضل اور حضورؑ کی کرم فرمائی تھی۔ مگر اس کے تحت میں بعض بزرگوں کی کرم و شفقت بھی ہے۔ جس وقت میری حالت دگرگوں ہوئی۔ تو مجھے بعد میں پتہ چلا۔ کہ نماز مغرب کے بعد مجلس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کی۔ کہ یہ نوجوان اخلاص کے ساتھ قادیان میں آیا ہے۔ اس کے والدین نے اس کو احمدیت کی وجہ سے گھر سے نکال دیا تھا۔ یہ گورنمنٹ سروس چھوڑ کر محض قادیان میں حضورؑ کے قرب کی خاطر آیا ہے۔ اس کے بعد اس کا والد اس کو لینے آیا۔ تو وہ قادیان چھوڑ کر واپس نہیں گیا۔ اس پر کرم و رحم نے جوش مارا اور ایک مسافر غریب و بیکس کے لئے حضورؑ کی طبیعت دعا کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور مرنے والے کو موت کے منہ سے بچا لیا گیا۔ ورنہ یہ عاجز کسی شمار و قطار میں نہ تھا۔ دوا بھی کی اور دعا بھی۔ دوا بھی اپنے ہاتھ سے بنا کر بھجواتے۔ اور دن میں کئی دفعہ۔ اور تھوڑے تھوڑے وقت کے بعد خبر منگواتے۔ میں اپنے آپ کو محض حضورؑ کی دعا اور توجہ سے موت کے منہ سے نکلا ہوا ہمیشہ سمجھتا ہوں۔ باوجود اس بات کے کہ ان دنوں طاعون کے مرض میں گرفتار ہونا یا طاعون سے مر جانا میں خود بھی اور جماعت کے دوست بھی کمزوری ایمان پر محمول کرتے تھے۔ کیونکہ حضور نے جہاں یہ لکھا تھا۔ کہ جماعت کے اکثر افراد اس مرض سے بچے رہیں گے، وہاں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض اپنی کمزوریوں کے باعث اس کا شکار بھی ہو جائیں۔ چنانچہ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے۔ کہ بعض جگہ میرا رشتہ ہونے لگا۔ تو یہی اعتراض اٹھایا گیا۔ تاہم اللہ تعالےٰ نے پردہ پوشی کی اور حضور کی دعا اور توجہ سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۶ ۳/۵۵ صفحہ ۶ پر دار الفضل کا جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے نام سید سردار علی شاہ صاحب ڈیروی چھپ گیا ہے۔ اصل نام سید سردار علی شاہ صاحب زیدی آف گجرات ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ناظم دار الفضل)

ہماری ذمہ داریاں!

از مشہود رضا صاحب چودھری ربوہ

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو جو اس تاریک و تار زمانے میں کھڑا کیا ہے۔ تو اس سے منشاء خداوندی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ یہ جماعت دنیا میں روحانیت دے کر انسان کو ہدایت کی اسی عظیم شاہراہ پر گامزن کرے۔ جس کا نام اسلام ہے اور جس پر چل کر عہد ماضی میں لاتعداد انسان پستی کے عمیق غار سے ابھر کر آسمانِ روحانیت تک جا پہنچے

گزشتہ زمانہ کی تاریخ پر نظر دوڑایئے۔ آپ دیکھیں گے کہ ربانی لوگوں کا ہمیشہ یہی وطیرہ، یہی دستور العمل اور یہی طریق رہا ہے کہ وہ فاستبقوا الخیرات پر عمل کر کے نعماء روحانیہ کے حصول میں کامیاب ہوتے رہے ہیں اور ان کا وجود دور ظلمت میں بھولی بھٹکی انسانیت کے لئے مشعل راہ ثابت ہوا ہے۔ آج جماعت احمدیہ بھی اپنے اس عظیم مقصد میں جس کے لئے خدا نے اسے کھڑا کیا ہے تبھی کامیاب ہو سکتی ہے۔ جب کہ وہ اسی طریق اور اسی دستور العمل کو اختیار کرے۔ جسے اختیار کر کے گزشتہ صلحاء کرام کامیاب ہوتے تھے۔

جماعت احمدیہ کا پیغام کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک کے لئے نہیں۔ بلکہ اسکے قیام کا مقصد ساری دنیا کو وارث و خداوندی "صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ" کے مطابق اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنا ہے۔ اگر جماعت کے تمام افراد اسی مقصد کے حصول میں لگ جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے جماعت کی ہر قسم کی تکلیفات و مشکلات کو دور کر دے گا۔ اور قریب ترین زمانہ میں اسی کے ہاتھوں مذاہب و ملل باطلہ کی فوقیت نابود کر کے اسلامی نظام کو قائم فرمائے گا

خدا تعالیٰ نے احمدیت کو دنیا میں اسی غرض اور اسی غایت کے لئے برپا کیا ہے کہ تا ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی بنیاد رکھی جائے اور پھر سے انسان کو انسانیت کا سبق دیا جائے۔ اور اسے از سر نو روحانیت سے روشناس کرایا جائے۔ تا وہ اپنی گمشدہ دولت ایمان و انسانیت کو حاصل کر کے پھر اپنے حقیقی مولیٰ کے سامنے سربسجود ہو اور معبودان باطلہ کی غلامی کا منحوس طوق اپنے گلے سے اتار پھینکے کیا وہ دن اور وہ زمانہ دور ہے۔ جب احمدیت کے ذریعہ یہ روحانی انقلاب پیدا ہوگا؟ نہیں! نہیں!! وہ زمانہ تو بالکل قریب ہے۔ بلکہ آیا چاہتا ہے۔ جب کہ احمدیت اپنے مقدس اور مبارک مقصد میں کامیاب ہوگی۔ اور خورشید اسلام کی ضیا پاشیوں سے تاریکی کے بادل چھٹ جائیں گے۔ لیکن ہر ایک کام کے سرانجام پانے میں قربانی مسلسل جدوجہد اور پیہم عمل درکار ہے۔ یہ درست ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوگی۔ اور اہل دنیا کی زبانوں سے نغمہ توحید بلند ہوگا۔ اور وہ ان "جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا" کا پرشوکت روحانی منظر اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرے گا۔ لیکن یہ عظیم الشان اور ایمان پرور انقلاب اس وقت تک ظہور پذیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد کیا بوڑھے اور کیا بچے اور کیا مرد اور کیا مستورات صفات الٰہی کے مظہر نہیں بن جاتے۔ اور تخلقوا باخلاق اللہ کے مطابق اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے اخلاق پیدا نہیں کر لیتے۔ ان کے نزدیک سلسلہ کی ضروریات اپنی حاجات پر مقدم نہیں ہو جاتیں اور ان کی جانیں اور ان کے اموال اس عظیم مقصد کے حصول کی راہ میں پیش نہیں ہوتے! تو یہ سنت خداوندی ہے کہ روحانی جماعتیں طرح طرح کی مشکلات اور قسم قسم کے ابتلاؤں میں سے گزر کر ہی ترقی کے مدارج طے کیا کرتی ہیں آج تک دنیا میں جس قوم نے بھی اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کی بجز قربانیوں کے نہیں کی۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ جماعت جس نے تمام دنیا کو مرکز وحدت و ہدایت پر لانا ہو۔ بغیر جانی اور مالی قربانیوں کے اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہو جائے۔ پس ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم کمر ہمت کس لیں اور رات دن ایک کرتے ہوئے اس دن کو قریب سے قریب تر لے آئیں۔ جب ہر دل ایک خدا کی تحمید و تقدیس کے ترانے گائیں اور زمین اور آسمان پر خدا کی تسبیح و تحمید کے نغمے الاپے جائیں

آج جب کہ مادی اقوام اپنے پست مقاصد کی خاطر اس قدر کوشاں نظر آتی ہیں تو ہم جنہوں نے دنیا کی کایا پلٹنی ہے۔ اور اسلامی تہذیب و تمدن کو اس کی اصل شان سے قائم کرنا ہے۔ ہمیں کس قدر اپنے عزائم کو بلند اور اپنے حوصلوں کو مضبوط کرنا چاہیئے جب تک ہم میں سے ہر ایک احمدی ایک مجنونانہ شخصیت اپنے اندر پیدا نہیں کر لیتا۔ اور اسلام کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے اپنے تئیں مستعد نہیں پاتا اور عملاً اسلامی اخلاق کا پیکر نہیں بنتا۔ اس وقت تک ہم دنیا والوں کی نگاہ میں قابل تقلید نمونہ نہیں ٹھہر سکتے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلامی اصول پر کاربند ہوں۔ اور ہر اس قربانی کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ جس کا مطالبہ ہم سے اسلام اور احمدیت کرے تا دنیا ہمارے اس عمل کو دیکھ کر اسلام کے چشمہ فیض و معرفت سے بہرہ اندوز ہو سکے۔ اور پھر وہی دور روحانیت دنیا میں عود کر آئے۔ جو ہمارے مقدس رسول حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں تھا۔

واللہ الموفق وھو المستعان!

تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے (حضور ایدہ اللہ)

بیرونی ممالک میں مشنری بھجوائے جائیں۔ لٹریچر بھجوایا جائے۔ اور اسے پھیلایا جائے..... کیونکہ یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ روس نے طاقت پکڑنے کے لئے ایک نئی تھیوری بنائی ہے۔

تم نے اسلامی تعلیم کو پھیلانا ہے۔ دنیا کے پاس امن نہیں۔ اور اسے اس وقت تک امن نصیب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اسلام کی امن بخش تعلیم ان تک نہ پہنچے

دنیا اندھیرے میں ہے۔ جو شخص اسلام کے سورج کو چڑھانے کے لئے مدد نہیں کرتا۔ وہ اسے تاریکی میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اس کا خیر خواہ نہیں کہلا سکتا۔ اس وقت تینتیس چالیس کے قریب مشن کھولے گئے ہیں۔ جن میں سے اکثر تحریک جدید کے ذریعہ قائم کئے گئے ہیں۔ ان کو مضبوط کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ چھوٹا کام ہونے کی وجہ سے ابھی مرکزی خرچ زیادہ ہے۔ اگر کام زیادہ پھیل گیا۔ تو یہ خرچ کم ہو جائے گا۔

اول تو ہمارا یہ فرض ہے کہ ہر مبلغ کو زیادہ سے زیادہ خرچ دیں تا وہ نہ صرف یہ کہ خود اچھی طرح گزارہ کر سکے بلکہ مختلف جگہوں پر دورے کر کے تبلیغ کو وسیع کر سکے۔ اسی طرح دوسرے ممالک سے مزید طالب علم بلائے جائیں۔ اور انہیں تعلیم دے کر تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے۔

تیسرے ضروری لٹریچر وسیع پیمانے پر تیار کیا جائے۔

چوتھے تحریک جدید کے چندہ کو مضبوط کیا جائے۔ اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھا جائے۔ یہ دور تو ہمیں اسلئے ملا تھا۔ کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو

اب میں نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا ہے۔

جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس میں حصہ لے۔ اس میں حصہ لینے کے لئے پانچ روپیہ چندہ دینے کی شرط ہے۔ لیکن جو شخص پانچ روپیہ چندہ نہ دے سکے۔ وہ اپنے ساتھ اور اشخاص ملا کر پانچ روپیہ دے دے۔ لیکن یہ پانچ کا عدد حساب کی سہولت کے لئے قائم رہے گا۔ تحریک جدید میں اب بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ کوئی احمدی تحریک جدید سے باہر نہ رہے اور وہ جو دور اول والے ہیں ان کے ذمہ کسی سال کا بقایا بھی ہے تو ادا کریں تا اس سے تحریک جدید کے مبلغوں کو لٹریچر وغیرہ بھجوانے میں سہولت ہو اور ان کا نام بھی انیس سالہ فہرست میں آ جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

موصیوں کے پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصیوں کے موجودہ مکمل ایڈریس دفتر بہشتی مقبرہ کو درکار ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے پتے معلوم ہوں یا خود موصی یہ اعلان پڑھیں تو وہ اپنے پتہ جات سے جلد مطلع کریں۔ مہربانی ہوگی۔

۱۔ رحمت اللہ صاحب ولد چاولی شاہ صاحب — وصیت نمبر ۱۱۴۱

۲۔ محمد اعظم خان صاحب ولد چوہدری سلطان علی خان صاحب — ״ ۷۵۵۶

۳۔ نبی بخش صاحب ولد چوہدری نظام دین صاحب — ״ ۷۰۱۱

۴۔ شریفہ بیگم صاحبہ بنت میاں عبد الرحیم صاحب عرف پوہلا — وصیت نمبر ۷۱۳۰

۵۔ غلام فرید صاحب ولد بلند خان صاحب سکنہ مانگا ضلع سیالکوٹ — وصیت نمبر ۱۲۹۲۳

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۴ھ بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار مطابق ۷ تا ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب

ضروری ہدایات

انتخاب نمائندگان کے متعلق ہدایات ... جماعت ... کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کو بھی مدنظر رکھیں:۔

(۱) نمائندہ مخلص اور صائب الرائے ہو۔

(۲) جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے وہ اسی جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔

(۳) شعار اسلامی کا پابند یعنی داڑھی رکھتا ہو۔

(۴) طالب علم نہ ہو۔

(۵) باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو اور اس کے ذمے کوئی بقایا نہ ہو۔

نوٹ:۔ بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

(۶) جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں:۔

جس جماعت کے چندہ دہندہ والے افراد کی تعداد	نمائندے
۵۰ تک ہو	۲ نمائندے
۵۱ سے ۱۰۰	۳
۱۰۱ سے ۲۵۰	۴
۲۵۱ سے ۵۰۰	۶
۵۰۱ سے ۱۰۰۰	۸
۱۰۰۰ سے زائد	۱۰ نمائندے

اس نسبت سے جماعتوں کے امراء مستثنیٰ نہیں ہوں گے یعنی اگر جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے اور مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔

نوٹ:۔ چندہ دہندگان کی تعداد وہ دیکھی جائے گی جو بیت المال کے کھاتہ جات میں نوٹ ہوگی۔

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک یہ ہدایت بھی ہے کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے اس میں یہ لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط مطبوعہ اخبار الفضل نمائندہ منتخب کیا ہے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ منتخب نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے۔ جماعتیں اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد سے جلد دفتر ہذا کو اسماء نمائندگان سے مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) بزرگان سلسلہ خاکسار نیز جملہ احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور خاکسار کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعاء فرمائیں۔

ارشاد علی خاں ایف۔ ایس سی سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج سرگودھا

(۲) میری بیوی مسلسل بیمار چلی آرہی ہے اور کمزور ہوگئی ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعاء فرمائیں۔ محمد سعید پنشنر دارالرحمت ربوہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

احباب جلد سے جلد امانت خاص میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں

مخلصین جماعت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا "امانت خاص" کے بارہ میں ارشاد گرامی روزنامہ الفضل میں پڑھ لیا ہوگا۔ نظارت بیت المال کی طرف "فارم امانت خاص" بھی جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ عہدہ داران اور مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک میں خود حصہ لے کر اور دیگر احباب کو تحریک دلا کر ثواب دارین حاصل فرمائیں! یہ کہ وہ فارم اور روپیہ "افسر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام ارسال کیا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سال بھر میں اوّل و دوم آنے والی لجنات کے لئے قواعد بنائے جائیں اور اس کے مطابق اوّل آنے والی لجنہ اماء اللہ کو انعام دیا جائے۔ متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قوانین بنائے گئے ہیں جو لجنات اماء اللہ کی آگاہی کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔

(۱) لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ماہانہ رپورٹ دفتر مرکزیہ میں باقاعدہ ہر اگلے ماہ کی دس تاریخ سے پہلے وصول ہوئی ہو۔

(۲) تمام ممبرات نے تحریک جدید کی مالی امداد میں حصہ لیا ہو۔

(۳) لجنہ اماء اللہ کے اگلے لجنہ اماء اللہ کے کسی چندہ کا بقایا نہ ہو (یہ حساب یکم نومبر سے ۳۱ اکتوبر تک شمار کیا جائے گا) مسجد ہالینڈ کے لئے کیا ہوا وعدہ پورا کیا ہو۔ ہاتھ سے زائد آمدنی پیدا کر کے اشاعت اسلام کے لئے دی ہو۔

(۴) لجنہ اماء اللہ میں مستورات کی تعلیم کا انتظام ہو۔ تعلیم سے مراد ناخواندہ کو اردو لکھنا پڑھنا سکھانا۔ سادہ قرآن مجید اور باترجمہ قرآن مجید سکھانا۔ نیز لجنہ اماء اللہ کے مقرر کردہ امتحانات میں ممبرات شامل ہوئی ہوں۔

(۵) لجنہ اماء اللہ نے تبلیغ کا کام شعبہ تبلیغ مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کیا ہو۔

(۶) لجنہ اماء اللہ نے تربیت و اصلاح کا کام شعبہ تربیت و اصلاح مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کیا ہو۔ بے پردگی کو دور کرنے کی کوشش کی ہو اور حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے مطابق ایک برائی چھوڑنے اور نیکی اختیار کرنے کے پروگرام پر عمل کیا ہو۔

(۷) خدمت خلق کا کام مرکزیہ پروگرام کے مطابق کیا ہو۔

(۸) ناصرات الاحمدیہ قائم ہو۔ اور اس کی بھی باقاعدہ رپورٹ مرکزی دفتر میں آتی ہو۔ ناصرات الاحمدیہ کا پروگرام شائع ہے جن لجنات کے پاس نہ ہو منگوا لیں۔

(۹) (ا) نمائش میں حصہ لیا ہو (ب) شوریٰ میں نمائندہ بھجوایا ہو۔

(۱۰) مصباح کی ترقی اور اشاعت میں حصہ لیا ہو۔

نوٹ!۔ کوئی نمایاں کام کیا ہو۔ ہر معیار کے دس نمبر ہوں گے۔ کل سو نمبر

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

وصایا

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۴۷۴۶ منکہ امام دین ولد اللہ رکھا صاحب قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن سمبڑیال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۳-۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک مکان واقع سمبڑیال قیمتی -/۷۰۰۰ ایک گودام واقع منڈی سمبڑیال مالیتی -/۳۰۰۰ ایک دکان بازار سمبڑیال مالیتی -/۱۲۰۰ روپے۔ ایک مکان پختہ واقع ربوہ قیمتی دس ہزار روپیہ ایک مکان پختہ واقع کراچی مالیتی چار ہزار روپیہ زمین زرعی واقع سمبڑیال ساڑھے آٹھ گھماؤں جو کہ -/۸۵۰۰ روپے میں میرے پاس رہن ہے۔ اس وقت نقد روپیہ میرے پاس بنک میں جمع ہے۔ پچاس ہزار روپیہ کل جائیداد کی مالیت اس وقت -/۸۳۷۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ تجارت کراچی میں ہے۔ جس کا تصفیہ ابھی باقی ہے۔ اس کے علاوہ دو عدد بھینس مالیتی آٹھ صد روپیہ ہے۔ اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ -/۲۱۶ روپے ماہوار آمدنی پر ہے۔ میں تازیست اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد ملک امام دین سمبڑیال موصی بقلم خود۔ گواہ شد محمد امین موصی ۲۲۰ گواہ شد عبد الحفیظ ولد اللہ رکھا سمبڑیال۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی ککھانوالی۔

نمبر ۱۴۷۴۲ منکہ نور بیگم زوجہ امام دین قوم ککے زئی عمر ۳۵ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن سمبڑیال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۳-۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ کڑے طلائی اٹھارہ تولے چوڑیاں طلائی گیارہ تولہ۔ انگشتریاں ۲ عدد ایک تولہ کانٹے طلائی ۲ تولہ ایک ہار طلائی ۱۵ تولہ لاکٹ طلائی ۱½ تولہ کنٹھا طلائی چار تولہ کل وزن ۵۲½ تولے مالیتی چار ہزار یکصد ستر روپے ہے۔ نقد مبلغ دو ہزار روپیہ اور پندرہ ہزار روپیہ جو کہ میرے خاوند نے مجھے دیا ہے۔ اور -/۵۰۰ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ میری کل جائیداد -/۲۱۶۷۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نور بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد ملک امام دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد امین موصی ۲۲۰ نائب امیر حلقہ بھوپال والہ تحصیل ڈسکہ۔

نمبر ۱۴۷۴۳ منکہ اللہ رکھا ولد مستری اللہ بخش صاحب قوم مغل پیشہ لوہار عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن جھنڈیر ڈاکخانہ قلعہ ہرنام سنگھ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جائیداد حسب ذیل ہے۔ آٹا مشین ⅓ حصہ قیمتی -/۸۰۰ بھینس ⅓ حصہ قیمتی -/۱۰۰ ٹکہ ⅓ حصہ -/۱۰ مکان خام ⅓ حصہ -/۱۹۰ خراس ⅓ حصہ -/۱۰۰ کل -/۱۲۰۰ اس کے ⅛ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مستری اللہ رکھا موصی بقلم خود گواہ شد مستری اللہ دتا کرتو بقلم خود۔ گواہ شد حکیم علی احمد دیہاتی مبلغ کرتو۔

نمبر ۱۴۷۴۱ منکہ محمد اسماعیل ولد چودھری مولا بخش صاحب مرحوم قوم آرائیں عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۹ رب ڈاکخانہ عباس پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۳-۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس نقد -/۱۵۰ روپے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد محمد اسمٰعیل چودھری موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ گواہ شد اقبال احمد دفتری دفتر حفاظت مرکز ربوہ۔

نمبر ۱۴۷۴۰ منکہ کشور سلطانہ بنت ڈاکٹر محمد شفیع صاحب قوم صدیقی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی -/۱۰۰ ایک لاکٹ طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ قیمتی -/۱۵۰ مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ کل میزان -/۷۵۰ روپے۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ کشور سلطانہ محلہ پورن نگر سیالکوٹ۔ گواہ شد محمد اختر صدیقی بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد شفیع والد موصیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔

امریکی فرمیں مشرقی بنگال سے بندر برآمد کریں گی

ڈھاکہ ۲۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال کے محکمہ ترقیات تجارت کو امریکہ کی چند مسلم فرموں نے اطلاع دی ہے کہ وہ مشرقی بنگال سے بندر برآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اسلامی ممالک کو شرکت کی دعوت

عمان ۲۹ مارچ۔ حکومت اردن نے تمام عرب ممالک پاکستان اور ترکیہ کو دعوت دی ہے کہ وہ یوم عرب لشکر کی تقریب میں شرکت کے لئے اپنے تین تین نمائندے بھیجیں۔

پاکستانی چاول کے عوض مال کی درآمد

کراچی ۲۹ مارچ۔ پاکستانی چاول کے عوض دیگر مال کی درآمد کے جو لائسنس جاری کئے گئے تھے ان کی میعاد اس ماہ کے آخر تک ختم ہونے والی تھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے یہ میعاد ۱۵ جون تک بڑھا دی ہے۔

مغربی پاکستان کی انتظامی وحدت کے قیام سے عوام الناس کو سب سے زیادہ فائدہ ہوگا

گورنر جنرل کے اعلان پر پنجاب کے تمام حلقوں کی طرف سے خیر مقدم

لاہور ۲۹ مارچ۔ مغربی پاکستان کے صوبوں اور ریاستوں کو ایک انتظامی وحدت میں ضم کر کے ایک انتظامی وحدت قائم کرنے کے فیصلہ کا پنجاب کے تمام سیاسی حلقوں میں پرجوش خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اور اسے پورے پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کیلئے ایک فال نیک قرار دیا گیا ہے۔

پنجاب کے وزیر مال مسٹر مظفر علی خان قزلباش نے ایک یونٹ سے متعلق اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس سے بڑی مسرت ہے۔ اعلان اگر پہلے ہی کر دیا جاتا تو بہت سی ناخوشگوار باتوں کی نوبت ہی نہ آتی۔ اس اعلان پر تمام پاکستانیوں کو مسرت ہوگی۔ کیونکہ اس سے تمام صوبائی رقابتوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور ہماری اقتصادی اور معاشرتی ترقی کی رفتار تیز تر ہو سکے گی۔ مسٹر سردار عبد الحمید دستی نے کہا یہ انتہائی مسرت افزا خبر ہے۔ ایک یونٹ کے متعلق سرکاری اعلان سن کر ہمیں بہت مسرت ہوئی ہے۔ اس سے ملک کو اقتصادی طور پر بھی فائدہ ہوگا۔ اور نظم و نسق کی کارکردگی میں بھی اضافہ ہوگا۔

ہنگامی صورتِ حال کا اعلان کرنے کے اسباب

گورنر جنرل کے فرمان کے سلسلہ میں کوئی عدالتی کارروائی نہیں ہو سکے گی

کراچی ۳۰ مارچ۔ پرسوں شب جو "ایمرجنسی پاورز آرڈیننس" نافذ کیا گیا تھا۔ اس کی رو سے ۲۴ اکتوبر کے گورنر جنرل کے فرمان کے سلسلہ میں کسی قسم کی عدالتی کارروائی نہیں ہو سکے گی کل نصف شب کے بعد مرکزی حکومت نے گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں ان حالات کی وضاحت کی گئی ہے جو سارے پاکستان میں شدید ہنگامی صورت حال کے اعلان کا باعث بنے "ایمرجنسی پاورز آرڈیننس" کے پیش لفظ میں ہنگامی حالت کے اعلان کے یہ وجوہ بتائے گئے ہیں۔

(۱) فیڈرل کورٹ کا یہ اعلان کہ دستور ساز اسمبلی کے جن قوانین کو گورنر جنرل کی منظوری حاصل نہیں ہوئی وہ ناجائز ہیں (۲) ان قوانین کی اساس پر اسمبلی کی ہیئت اور اختیارات میں تبدیلی سے دستور ساز اسمبلی اور وفاقی لیجسلیچر کی حیثیت غیر آئینی رہ گئی تھی اور آئینی مشینری ٹوٹ چکی تھی۔ (۳) ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو دستور ساز اسمبلی کا توڑا جانا۔

آرڈیننس نے منجملہ دوسری باتوں کے گورنر جنرل کے ۲۴ اکتوبر والے فرمان کے سلسلہ اور نتیجہ میں آئندہ تمام مقدمات کا دروازہ بند کر دیا ہے آرڈیننس کی رو سے جن قوانین کی توثیق ہوئی ہے ان کے تحت اختیار کردہ اقدامات کے سلسلہ میں بھی آئندہ کوئی عدالتی اور قانونی کارروائی نہیں ہو سکے گی۔

عرب ممالک میں حقوق شہریت دینے کا فیصلہ

قاہرہ ۳۰ مارچ معلوم ہوا ہے کہ عرب لیگ کونسل نے کل شام کو یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ فلسطین کے مہاجرین کو تمام عرب ممالک میں حقوق شہریت دئیے جائیں۔ لیکن اس سے فلسطین کے مہاجرین کی حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔

وزیر اعظم سوڈان بھی شرکت کریں گے

خرطوم ۳۰ مارچ۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ آئندہ افریقی ایشیائی کانفرنس میں سوڈان کے وزیر اعظم اپنے ملکی وفد کی قیادت کریں گے معلوم ہوا ہے کہ وہ کانفرنس سے فارغ ہونے کے بعد پاکستان اور بھارت کا دورہ کریں گے۔ ان کے پروگرام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مئی کے وسط تک واپس خرطوم لوٹ آئیں گے۔

عدنان مندریس یوگوسلاویہ کا دورہ کریں گے

بلگراڈ ۳۰ مارچ معلوم ہوا ہے کہ صدر مارشل ٹیٹو کی دعوت پر ترکیہ کے وزیر اعظم جناب عدنان مندریس یکم مئی کو یوگوسلاویہ کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے۔ گذشتہ رات سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

جرمن کارخانہ داروں کا ایک وفد

آج کراچی پہنچے گا

کراچی ۳۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن کے سوتی کپڑے کے کارخانہ داروں کی ایسوسی ایشن کا ایک وفد آج کراچی پہنچ رہا ہے۔ وفد کی قیادت جرمن مرچنٹ ایسوسی ایشن کے صدر کر رہے ہیں وہ کراچی میں پاکستانی حکام سے سوتی کپڑے کی درآمد سے متعلق بات چیت کریں گے۔

بھارتی فوج کا ایک ریٹائرڈ افسر

پاکستان میں سول ملازمت قبول کر لی

نئی دہلی ۳۰ مارچ بھارت کے وزیر دفاع ڈاکٹر کاٹجو نے کل راج سبھا میں ایک ممبر کے اس استفسار کا جواب دیا کہ بھارتی افواج کے ایک سینئر اعلیٰ افسر (ریٹائرڈ) نے پاکستان میں ملازمت اختیار کر لی ہے۔ انہوں نے کہا اس امر کی اطلاع موصول ہو چکی ہے کہ بھارتی افواج کے ایک اعلیٰ افسر نے حال ہی میں پاکستان میں سول ملازمت قبول کر لی ہے۔ عام طور پر اس قسم کی ملازمت حکومت کی منظوری کے بغیر نہیں مل سکتی۔

چار بڑوں کی کانفرنس کے امکانات روشن ہو گئے

کانفرنس میں کوئی ایجنڈا پیش نہیں ہونا چاہیئے (چرچل)

لندن ۳۰ مارچ کل برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل نے دار العوام میں اعلان کیا کہ چار طاقتی کانفرنس کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ اور اب دوستانہ فضا میں اس کانفرنس کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ اس سے پہلے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کل یہ بتا چکے ہیں۔ کہ فرانس۔ برطانیہ اور امریکہ روسی وزیر خارجہ سے اپنے وزرائے خارجہ کی ملاقات کے سوال پر صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ مسٹر چرچل نے دار العوام میں کہا ہے۔ "میری رائے اب بھی یہی ہے۔ کہ اگر چار طاقتی کانفرنس میں کوئی خاص ایجنڈا زیر بحث نہ آئے۔ تو عالمی مسائل حل کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔" "سٹار" نے امریکہ کے باخبر حلقوں کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے۔ کہ تین مغربی طاقتوں اور روس کی کانفرنس آئندہ موسم گرما میں ہوگی۔ بشرطیکہ روس موجودہ عالمی مسائل کے حل کی پُرخلوص خواہش کا اظہار کرے۔ خیال ہے۔ کانفرنس ویانا میں ہوگی۔ یاد رہے معاہدہ آسٹریا کے لئے چار طاقتوں میں گفت و شنید جاری ہے۔ اس معاہدہ کی صورت میں آسٹریا پر چار طاقتی قبضہ ختم ہو جائیگا۔

لاہور میں انتظامی کونسل کا اجلاس

کراچی ۳۰ مارچ۔ مغربی پاکستان کے نظم و نسق کی کونسل کے صدر میاں مشتاق احمد گورمانی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کونسل کا آئندہ اجلاس ۲ اپریل کو صبح دس بجے لاہور میں ہوگا۔

برطانوی اخبارات میں ہڑتال

لندن ۳۰ مارچ۔ برطانوی اخبارات میں گذشتہ پانچ روز سے جو ہڑتال جاری ہے۔ اسے ختم کرانے کی کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ مالکان اخبار اور ٹیکنیشنوں کی یونینوں نے مفاہمت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کل صرف مانچسٹر گارڈین لندن پہنچا۔ اور ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔ یہ اخبار مانچسٹر میں شائع ہوتا ہے۔ اور اس پر کاریگروں کی ہڑتال کا اثر نہیں پڑا۔

راجہ غضنفر علی بدستور پرامید ہیں

کراچی ۳۰ مارچ۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم بھارت راجہ غضنفر علی خاں نے کل یہاں بتایا کہ انہیں اب بھی یہ امید ہے۔ کہ قضیۂ کشمیر پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کی باہمی گفت و شنید کے ذریعہ حل ہو سکتا ہے۔ راجہ غضنفر علی خاں بھارت اور پاکستان کے تعلقات کے سلسلے میں بعض امور کے متعلق اپنی حکومت سے صلاح و مشورہ کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کل وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی وزیر داخلہ مسٹر سکندر مرزا اور وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب سے ملاقات کی۔ کل شام وہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد سے بھی ملے۔ انہوں نے مشرقی بنگال کے گورنر مسٹر شہاب الدین سے ملاقات کر کے مشرقی بنگال سے ہندوؤں کے ترک وطن کی مبینہ اطلاعات پر بھی تبادلہ خیالات کیا۔

دنیا کا سب سے بڑا ایٹمی دھماکہ

لاس ونگاس ۳۰ مارچ۔ نویدا کے صحرا میں ایک بہت بڑا ایٹمی دھماکہ ہوا۔ جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ یہ اپنی نوعیت کا دنیا کا سب سے بڑا دھماکہ ہے۔ اس کی روشنی نویدا سے تین سو میل دور دیکھی گئی۔ اور اس کے اثرات ۷۵ میل دور تک محسوس کئے گئے۔

پشاور ۳۰ مارچ کل سرحد اسمبلی کا بجٹ سیشن غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ ۱۰/- تا ۱۲/- شکر ۱۱/- تا ۱۳/۸/- چینی دیسی ۳۰/- تا ۳۲/- تیل توریہ ۳۶/- تا ۳۷/- تیل بنولہ ۲۳/- تا ۲۳/۸/- تیل ناریل ۱۲۲/- تیل تلی ۷۰/- سرخ مرچ ۷۰/- تا ۹۰/- کالی مرچ ۲۵۰/- الائچی ڈوڈہ ۲۹۵/- لونگ ۹۰/- الائچی خورد ۳۴/- روپے سیر۔ ہلدی ۶۸/- تا ۷۲/- نمک ۲/- تا ۲/۸/- دیسی گھی ۱۵۵/۸/- تا ۱۶۰/- بناسپتی ۱۶۵/- تا ۳۵/- زیرہ سیاہ ماش ثابت ۱۲/- تا ۱۲/۸/- ماش سبز ۱۳/- تا ۱۴/- مونگ ثابت ۹/- تا ۱۰/- مسور ۱۱/- تا ۱۱/۸/- چنے ۷/- چنے کی دال ۹/- تا ۱۰/- گندم ۱۱/- آٹا ۱۱/- باجرہ ۸/۱۲ توریہ ۱۳/- تا ۱۳/۸/- کھل توریہ ۳/۱۲ تا ۴/- دیسی صابن ۳۴/- تا ۳۷/-

خشک میوہ: بادام ۵۰/- تا ۶۰/- منقی ۵۰/- تا ۶۰/- چھوہارا ۲۰/- تا ۲۵/- کھوپرا ۱۳۰/- پستہ ۱۴۰/- تا ۱۴۵/- گری بادام ۲۵۰/- روپے

صرافہ: سونا ۱۱۲/- تا ۱۱۳/۸/- فی تولہ پونڈ ۶۵/۸ فی عدد چاندی ٹکسالی ۱۵۵/- سریعری چاندی ۱۵۰/- تا ۱۶۱/-